روزنامہ الفضل قادیان
THE DAILY ALFAZL, QADIAN
ایڈیٹر غلام نبی
یوم سہ شنبہ
جلد ۲۹ | ۲۲ شہادت ۱۳۲۰ ھش | ۲۴ ربیع الاول ۱۳۶۰ ھ | ۲۲ اپریل ۱۹۴۱ء | نمبر ۸۹

مسلمانوں کے لئے جمعہ کی تعطیل ضروری ہے

حال ہی میں بھیرہ کے مسلمانوں نے ایک جلسہ میں حکومت پنجاب کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے حسب ذیل چار مطالبات تجویز کئے:۔

۱۔ مسلمانوں کے مذہبی معاملات مثلاً طلاق۔ خلع۔ وراثت۔ اور نکاح کے جھگڑوں میں اسلامی شریعت کے مطابق فیصلہ کرنے کے لئے مسلمان ججوں کا تقرر ہو جانا چاہیئے۔

۲۔ جن مدارس میں پچاس فیصدی سے زائد مسلمان طلباء تعلیم پا رہے ہوں۔ وہاں ان کی مذہبی تعلیم کا سرکاری خرچ سے انتظام کر دیا جائے:۔

۳۔ قرآن مجید کی طباعت و فروخت کا کام بحق اہل اسلام محفوظ کر دیا جائے:۔

۴۔ جمعہ کا دن سرکاری ملازموں کے لئے یوم تعطیل قرار دیا جائے:۔

بیان کیا گیا ہے۔ کہ بہت سے مقامات کے مسلمان اپنے ہاں جلسے کر کے ان مطالبات کی تائید کر چکے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے بعض مسلمان روزانہ اخبارات نے پہلے تین مطالبات کو درست قرار دے کر ان کی تائید کی ہے۔ اور پنجاب اسمبلی کے مسلمان ممبروں کو توجہ دلائی ہے۔ کہ وزراء سے بات چیت کریں۔ اور ان کو بتائیں۔ کہ یہ مسلمانوں کے مذہبی مطالبات ہیں۔ ان کو کسی سیاسی فرقہ بندی یا جھگڑے سے کوئی تعلق نہیں۔ ان مطالبات کے تمام پہلوؤں پر گفت و شنید کر لینے اور مصالح کو جانچنے کے بعد اسمبلی میں ان کی تکمیل کے لئے بل پیش کریں۔ لیکن آخری مطالبہ یعنی جمعہ کا دن سرکاری ملازموں کے لئے یوم تعطیل قرار دیا جائے۔ کی بیک زبان مخالفت کی ہے۔ اور ایک اخبار نے تو یہاں تک لکھ دیا ہے۔ کہ "بحالات موجودہ جمعہ کی تعطیل نہیں دی جا سکتی۔ جب تک انگریز اس ملک میں موجود ہے۔ اتوار ہی کی تعطیل رہے گی۔ یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ ملک کے ایک حصے میں دفاتر جمعہ کو بند ہوں۔ اور دوسرے حصہ میں اتوار کی تعطیل کی جائے"۔ اور یہ فیصلہ دے دیا ہے۔ کہ "جمعہ کی تعطیل کا مطالبہ ہرگز مذہبی نہیں ہے"۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ مذکورہ بالا چاروں مطالبات میں سے یہ مطالبہ کوئی کم اہمیت نہیں رکھتا۔ اور مذہبی معاملات کے تصفیہ کے لئے مسلمان جج مقرر کرنے کی نسبت زیادہ آسانی اور سہولت کے ساتھ پورا کیا جا سکتا ہے۔ کون نہیں جانتا۔ کہ ان مذہبی معاملات میں جن کے تصفیہ کے لئے مسلمان جج کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ مثلاً خلع کا ہی مسئلہ ہے۔ اگر کسی مسلمان عورت کا خاوند مفقود الخبر ہو جائے۔ تو حنفیوں کے نزدیک اس عورت کو ۹۰ سال انتظار کرنے کے بعد خلع کی اجازت مل سکتی ہے۔ اس قسم کے اختلافات کے ہوتے ہوئے کسی مسلمان جج کو فیصلے کرنے میں جو مشکلات پیش آسکتی ہیں۔ ظاہر ہیں۔ لیکن اگر ان مشکلات پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ (جس کی بظاہر کوئی امید نہیں) تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ جمعہ کی تعطیل کے متعلق انتظام نہ کیا جا سکے:۔

اسلام نے جمعہ کی نماز ہر عاقل بالغ مسلمان کے لئے فرض قرار دی ہے۔ اور اس دن نہانا صاف کپڑے پہن کر جامع مسجد میں جانا۔ خطبہ سننا۔ اور نماز پڑھنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اگر اس دن مسلمان ملازمین کو رخصت حاصل ہو۔ تو وہ بآسانی فریضۂ جمعہ ادا کر سکتے ہیں۔ ورنہ مفوڑ سے سے وقت کی رخصت اگر نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے مل بھی جائے۔ تو اس میں قطعاً اطمینان کے ساتھ فریضہ ادا نہیں کیا جا سکتا۔

آج کل جس طرح ہندو تہواروں پر ہندوؤں کو خصوصیت سے چھٹیاں دی جاتی ہیں اور اسلامی تہواروں پر مسلمان ملازمین کو اور دفاتر کا کام چلتا رہتا ہے۔ اسی طرح اگر جمعہ کا دن مسلمان ملازمین کے لئے رخصت کا رکھا جائے۔ تو کوئی حرج واقعہ نہیں ہو سکتا:۔

پس حکومت نے جس طرح اتوار کی تعطیل مقرر کر کے عیسائیوں اور ہندوؤں کو وہ حق دے رکھا ہے۔ جو ایک مذہبی دن کے متعلق ان کو ملنا چاہیئے۔ اسی طرح مسلمان بھی اس بات کے مستحق ہیں کہ حکومت ان کے لئے جمعہ کی تعطیل مقرر کر کے ان کا حق دے:۔

دراصل جمعہ کے مقدس دن اور نماز جمعہ میں شمولیت کی اہمیت کا جن لوگوں کو احساس نہیں۔ وہ جمعہ کی تعطیل ضروری نہیں سمجھتے۔ حالانکہ اگر مسلمان جمعہ کے دن کے اجتماع میں باقاعدہ شمولیت اختیار کریں۔ اور اسلامی تعلیم کے مطابق خطبات سننے کا انہیں موقعہ میسر آئے۔ تو ان کے لئے دینی اور دنیوی ترقیات کے کئی راستے کھل سکتے ہیں۔ پس جمعہ کی تعطیل کو معمولی نہ سمجھنا چاہیئے۔ بلکہ کوشش کرنی چاہیئے کہ حکومت اسے منظور کرے۔ اس طرح دفاتر کے کاموں میں قطعاً کوئی نقص واقعہ نہیں ہوگا اور مسلمان بے حد ممنون احسان ہوں گے۔ کہ انہیں ایک مذہبی فریضہ ادا کرنے کے لئے پوری پوری آسانی اور سہولت پیدا کی گئی۔ موجودہ حالات میں جہاں لنڈن میں بہت بڑے اخراجات برداشت کر کے مسجد تعمیر کرنے کا اعلان کیا گیا ہے وہاں جمعہ کی تعطیل کا منظور ہونا بہت زیادہ موثر ثابت ہوگا:۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ شہادت ۱۳۲۰ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق پونے نو بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے الحمدللہ

آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب جو مجلس شوریٰ کے موقعہ پر تشریف لائے تھے آج واپس تشریف لے گئے۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام آج "فتح اسلام" مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا امتحان ہوا۔ جس میں ۸۷ مرد اور ۴۰ خواتین شامل ہوئیں۔ مردوں کے لئے مسجد اقصےٰ میں اور خواتین کے لئے نصرت گرلز ہائی سکول میں انتظام تھا۔

"الفضل" کے "خطبہ نمبر" کی خصوصیات

"الفضل" کا ہفتہ وار ایڈیشن جس کے ذریعہ جلد سے جلد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ جمعہ احباب تک پہونچایا جاتا ہے۔ آئندہ حسب ذیل خصوصیات کا بھی حامل ہوگا انشاءاللہ

(۱) حجم آٹھ صفحہ کی بجائے ۱۲ صفحہ ہوگا۔ (۲) جماعت احمدیہ کے متعلق ہفتہ بھر کی اہم خبریں اور ضروری حالات یکجائی طور پر درج کئے جایا کریں گے (۳) ہفتہ بھر کی ضروری جنگی خبروں کی بناء پر جنگ کے حالات بصورت مضمون پیش کئے جایا کریں گے (۴) جس ہفتہ خطبہ نمبر شائع نہ ہوگا۔ اس ہفتہ اہم مضامین پر مشتمل پرچہ شائع کیا جائے گا۔ قیمت صرف اڑھائی روپیہ سالانہ ہوگی۔

جو احباب روزانہ اخبار کے خریدار نہیں۔ انہیں خطبہ نمبر ضرور خریدنا چاہیئے۔

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا: چودہری فضل احمد صاحب پٹواری گوردوس جگل ایک عرصہ سے ٹانگ کے درد میں مبتلا اور چارپائی سے اٹھنے تک سے معذور ہیں۔ شریف احمد صاحب سری گوبندپور بعارضہ ذیابیطس و بخار بیمار ہیں۔ عبدالواحد صاحب کنہ لنگری بعارضہ نمونیہ بیمار ہیں۔ ڈاکٹر لعل الدین صاحب قادیان کی بائیں ٹانگ پر فالج ہوگیا ہے۔ اور سلطان احمد قریشی دماغی عارضہ میں مبتلا ہے۔ سب کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔ بشارت الرحمٰن صاحب۔ مرزا عبداللہ جان صاحب چودہری ناصر احمد صاحب۔ کمال مصطفےٰ صاحب۔ نورالحق صاحب احمدیہ ہوسٹل لاہور۔ اور بقاءاللہ صاحب بھوپال کے تین لڑکے مختلف امتحانات میں شریک ہو رہے ہیں۔ کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔

ترک حقہ نوشی: حسب ذیل دوستوں نے حقہ نوشی ترک کر دی ہے (۱) سیٹھ عزیز احمد صاحب نصرت آباد سندھ (۲) مولوی قدرت اللہ صاحب مبارک آباد سندھ

خاکسار۔ احمدالدین سیکرٹری تعلیم و تربیت سندھ پراونشل انجمن احمدیہ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

غریبوں کی فضیلت امیروں پر

فرمایا کہ بڑا حصہ دین کا غربا نے لیا ہوا ہے۔ دیکھا جاتا ہے کہ فسق و فجور اور ظلم وغیرہ اکثر امراء کے حصہ میں ہے۔ اور صلاحیت اور تقوےٰ اور عجز و نیاز غربا کے ذمہ۔ پس گروہ غربا کو بدقسمت نہ خیال کرنا چاہیئے۔ خدا کے ان پر بڑے فضل اور اکرام ہیں۔ حقوق کی دو قسمیں ہیں۔ ایک حق اللہ اور ایک حق العباد۔ حق اللہ میں بھی امراء لوگ ہنسی اختیار کرتے ہیں۔ مثلاً نماز کے وقت جماعت میں ان کو غرباء کے پاس کھڑا ہونا عار معلوم ہوتا ہے۔ اور ان کو حقیر جانتے ہیں۔ اپنے پاس ان کو بٹھانا حقارت خیال کرتے ہیں۔ غرضکہ اس طرح سے حق اللہ کے بجالانے میں وہ بے نصیب ہوتے ہیں۔ کیونکہ مساجد تو اصل میں بیت المساکین ہوتی ہیں۔ حق العباد میں ان کو تمام خاص خدمتوں میں حصہ نہیں مل سکتا۔ کیونکہ جو غریب ہوتا ہے۔ ان کو کسی قسم کی خدمت سے بھی انکار نہیں ہوتا۔ پاؤں وہ دبا سکتا ہے۔ پانی لا سکتا ہے کپڑے دھو سکتا ہے۔ اور بھی ادنےٰ سے ادنےٰ خدمت حتیٰ کہ نجاست پھینکنے کا موقعہ ہو تو وہ بھی بجا لا سکتا ہے۔ لیکن امراء کو ایسے کاموں سے ننگ و عار ہوتی ہے۔ وہ ان کو امارت کے خلاف خیال کرتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ حدیث بالکل سچی ہے۔ کہ مساکین پانسو برس اول جنت میں جائیں گے۔

(البدر ۲۴ جولائی ۱۹۰۳ء)

دعائے امن وامان

یا الٰہی رحم کر۔ کب تک رہے گی رستخیز
جنگ تو پہلے سے بھی بڑھ کر ہوئی جاتی ہے تیز

بحر و بر میں ہو رہی ہیں سخت آتشباریاں
ٹینک فولادی ہیں یا طیارہائے بمب ریز

ہے شواظ النّار سے بھرپور کل جوّ السّماء
اور کہیں زہریلی گیسوں سے نہیں جائے گریز

"آسماں اے غافلو! اب آگ برسانے کو ہے"
بار بار آتا ہے مجھ کو یاد قول لرزہ خیز

بستیاں ویراں ہوئیں آبادیاں میداں بنیں
چین ملتا ہی نہیں۔ شام و سحر ہے رستخیز

مشرق و مغرب میں کوئی ملک بھی مامن نہیں
ہر طرف پھیلی ہے بن کر آفت جاں یہ ستیز

دعوتوں کے جن پر آتے تھے نظر سامان عیش
نقشہ ہائے جنگ سے رو کے پڑے ہیں اب وہ میز

ہے تفکر و غم و غرق یم۔ طاری ہے سب پر خوف و غم
چیز ملتی ہی نہیں۔ کیا فریق بارایاب و دبیز

میکسیکو میں تباہی زلزلے سے آ گئی
یہ قیامت پر قیامت ہے بپا ہنگامہ خیز

جانگزا ہیں حادثات اور شہر ڈباہیں واقعات
ساقیا یک بادۂ راحت بجام ما بریز

"کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے"
حشر برپا ہے حوادث سے نہیں جائے گریز

تلخکامی حد سے گذری جاں نکل جانے کو ہے
اے پناہِ بیکساں! رحمے بحالِ اشک ریز

ہم خطاروں گنہگاروں پر اپنا فضل کر
یہ ہلاکت یہ تباہی ہے نہایت تند و تیز

بول بالا حق کا ہو باطل گھٹے گھٹ کر مٹے
کوئی ظالم کہہ سکے اٹھ کر نہ "گنج دارد مریز"

روز و شب مولےٰ تری رحمت ہی کرتا ہے طلب
خاکسار اکمل غلام مہدیٔ انوار بیز

مرزا فضل احمد صاحب کے جنازہ کے متعلق

ایک معزز غیر احمدی کی شہادت

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

کچھ عرصہ ہوا جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے نے مسئلہ جنازۂ غیر احمدیان کے متعلق ایک رسالہ "ثالث بننے کی دعوت" لکھ کر شائع کیا تھا۔ اور اس کے جواب کے لئے بڑی تحدی سے کام لیتے ہوئے ہر مبایع احمدی کو چیلنج دیا تھا۔ کہ کوئی شخص میدان میں نکلے اور اس رسالہ کا جواب دے۔ اور اس چیلنج کو بعد میں بھی اخبار "پیغام صلح" کے بہت سے نمبروں میں بڑی تحدی کے ساتھ دہرایا گیا۔ اس رسالہ کے جواب میں خاکسار نے ایک رسالہ "مسئلہ جنازہ کی حقیقت" کے عنوان کے ماتحت لکھ کر شائع کیا ہے اور میں خیال کرتا ہوں۔ کہ خدا کے فضل سے میرے اس رسالہ میں مولوی صاحب کے سارے اعتراضوں کا جواب آگیا ہے۔ میرے اس رسالہ کا ایک اقتباس جو ہمارے فوت شدہ بھائی مرزا فضل احمد صاحب کے جنازہ سے تعلق رکھتا ہے۔ "الفضل" کی اشاعت مورخہ ۱۷-اپریل ۱۹۴۱ء میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ اس اقتباس پر مجھے ایک دوست حبیب الرحمن صاحب بی۔ اے اسسٹنٹ انسپکٹر آف سکولز کبیر والا ضلع ملتان کا ایک خط موصول ہوا ہے۔ جو میں قارئین کرام کے فائدہ کے لئے اس جگہ درج کرتا ہوں اور میں اپنے غیر مبایعین ناظرین سے بھی استدعا کرتا ہوں۔ کہ وہ اس غیر جانبدارانہ شہادت کو غور سے مطالعہ فرمائیں۔ اور پھر انصاف کے ساتھ سوچیں۔ کہ مرزا فضل احمد صاحب کے جنازہ کے معاملہ میں جناب مولوی محمد علی صاحب کا دعوے جو انہوں نے اس قدر ناواجب تحدی کے ساتھ کیا ہے۔ کیا حقیقت رکھتا ہے۔ حبیب الرحمن صاحب اپنے خط مورخہ ۱۷-اپریل ۱۹۴۱ء میں لکھتے ہیں:-

بخدمت حضرت میاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

اخبار الفضل مورخہ ۱۷-اپریل میں جناب کے مضمون کا وہ حصہ دیکھا۔ جو مرزا فضل احمد صاحب کے جنازہ کے متعلق ہے۔ اس کے متعلق میرے پاس بھی ایک شہادت ہے۔ جو درج ذیل کرتا ہوں:-

سیّد ولایت شاہ صاحب شجاع آباد ضلع ملتان کے ایک معزز غیر احمدی بزرگ تھے (وہ جون ۱۹۴۰ء میں فوت ہو چکے ہیں) انہوں نے متعدد بار مجھ سے حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم و مغفور کے واقعات بیان کئے۔ یہ صاحب حضرت مرزا صاحب مرحوم کے گہرے دوست بلکہ پروردہ تھے۔ حضرت مرزا صاحب نے شجاع آباد کے عرصۂ قیام میں ان سے بہت اچھا سلوک کیا تھا۔ اور ان کی دُنیوی ترقیات اور عزت کا باعث بھی حضرت مرزا صاحب مرحوم کی ذات والا صفات تھی۔

میں جون ۱۹۳۵ء سے اپریل ۱۹۳۹ء تک شجاع آباد میں اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز رہا ہوں۔ سید صاحب مذکور میرے ہمسایہ تھے۔ اور غیر احمدی تھے۔ لیکن مسلک صلح کل تھا۔ اور حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کے احسانات کو بار بار یاد کرتے تھے۔

باتوں باتوں میں ایک دفعہ انہوں نے مرزا فضل احمد صاحب کی وفات کا بھی ذکر کیا۔ لیکن سچ تو یہ ہے۔ کہ اس وقت مجھے تو بالکل یہ خیال ہی نہ تھا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب مرزا فضل احمد صاحب کے جنازہ کے متعلق اتنا بڑا طوفان کھڑا کر بیٹھے گے یا کر چکے ہیں۔ ورنہ میں اُن سے اُن کی شہادت لکھوا لیتا۔ اب بھی جو کچھ انہوں نے بیان کیا تھا۔ وہ میں ذیل میں درج کرتا ہوں۔ لیکن یہ عرض کئے دیتا ہوں۔ کہ اُن کے اصلی الفاظ مجھے پوری طرح یاد نہیں۔ البتہ مفہوم سارا اُن کا ہے۔ اور الفاظ میں شائد کچھ تغیر و تبدل ہو۔ میں اس شہادت کو ادا کرتے ہوئے مفہوم کے متعلق اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتا ہوں۔ کہ میں نے اس میں کوئی تغیر و تبدل نہیں کیا:۔

وہ شہادت یہ ہے۔ کہ مرزا فضل احمد صاحب کے جنازہ کے ساتھ سید ولایت شاہ صاحب موصوف بھی قادیان میں تھے۔ یہ معلوم نہیں۔ کہ ساتھ گئے تھے۔ یا پہلے ہی وہاں موجود تھے۔ وہ کہتے تھے۔ کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ مرزا فضل احمد صاحب کے دفن کرنے اور جنازہ پڑھنے سے قبل حضرت مرزا غلام احمد صاحب (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) نہایت کرب و اضطراب کے ساتھ باہر ٹہل رہے تھے۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ آپ کو اُس کی وفات سے حد درجہ تکلیف ہوئی ہے۔ اسی امر سے جرأت پکڑ کر میں خود حضور کے پاس گیا۔ اور عرض کیا۔ کہ حضور وہ آپ کا لڑکا تھا۔ بے شک اُس نے حضور کو خوش نہیں کیا۔ لیکن آخر آپ کا لڑکا تھا۔ آپ معاف فرمائیں۔ اور اس کا جنازہ پڑھیں (یہ بھی ہوسکتا ہے۔ کہ مرزا سلطان احمد صاحب نے انہیں حضرت کے حضور بھیجا ہو) اس پر حضرت صاحب نے فرمایا۔ نہیں شاہ صاحب۔ **وہ میرا فرمانبردار تھا اُس نے مجھے کبھی ناراض نہیں کیا لیکن اُس نے اپنے اللہ کو راضی نہیں کیا تھا۔ اس لئے میں اس کا جنازہ نہیں پڑھتا۔** آپ جائیں اور پڑھیں۔ شاہ صاحب کہتے تھے۔ کہ اس پر میں واپس آگیا۔ اور جنازہ میں شریک ہوا۔

میں اللہ تعالیٰ کی دوبارہ قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ شاہ صاحب کی مندرجہ بالا گفتگو کا مفہوم میں نے صحیح طور پر ادا کرنے کی پوری کوشش کی ہے۔ بلکہ جہاں تک مجھے یاد ہے۔ خط کشیدہ الفاظ بھی شاہ صاحب کے اپنے ہیں۔ خصوصاً یہ فقرہ کہ "اُس نے اپنے اللہ کو راضی نہیں کیا تھا" والسلام۔ خاکسار حبیب الرحمن بی اے اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز کبیر والہ ضلع ملتان

اس خط سے جو ایک معزز غیر احمدی کی چشم دید شہادت پر مشتمل ہے۔ مندرجہ ذیل باتیں قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہوتی ہیں:-

اوّل - یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مرزا فضل احمد صاحب کو اپنا مطیع اور فرمانبردار خیال فرماتے تھے۔ اور آپ کو ان کی وفات پر کٹت صدمہ ہوا۔ مگر تاہم آپ نے ان کا جنازہ نہیں پڑھا

دوم - جنازہ نہ پڑھنے کی وجہ صرف یہ تھی کہ مرزا فضل احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خداداد منصب کو قبول نہ کرکے خدا کی ناراضگی کو اپنے سر پر لیا تھا۔ اور اس کے سوا کوئی اور وجہ جنازہ سے احتراز کرنے کی نہیں تھی

سوم - جیسا کہ جناب مولوی محمد علی صاحب نے بیان کیا ہے۔ جنازہ سے اجتناب کرنے کی یہ وجہ ہرگز نہیں تھی۔ کہ جنازہ غیر احمدیوں کے قبضہ میں تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے جنازہ میں شرکت کا موقعہ نہیں تھا۔ بلکہ حق یہ ہے کہ خود جنازہ میں شریک ہونے والے غیر احمدی لوگ حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہو ہو کر درخواست کرتے تھے۔ کہ حضور جنازہ میں شریک ہوں۔ مگر پھر بھی بوجہ اس کے کہ مرزا فضل احمد صاحب احمدی نہیں تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے جنازہ سے احتراز فرمایا۔

چہارم - جیسا کہ جناب مولوی محمد علی صاحب نے بیان کیا ہے۔ یہ بات بھی ہرگز درست نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مرزا فضل احمد صاحب کو "عاق" کردیا ہوا تھا۔ کیونکہ جب آپ انہیں اپنا مطیع اور فرمانبردار سمجھتے تھے۔ تو پھر عاق وغیرہ کا قصہ خود بخود باطل ہوجاتا ہے۔

پنجم - مندرجہ بالا شہادت جو ایک بالکل غیر جانبدار شخص کی طرف سے ہے۔ اس بات کو بھی ثابت کرتی ہے۔ کہ مرزا فضل احمد صاحب کے جنازہ کے بارے میں جو شہادت ہماری طرف سے پیش کی گئی ہے وہی درست اور صحیح ہے۔ اور اس کے متعلق جناب مولوی محمد علی صاحب کا شبہ پیدا کرنا یا اس کے مقابل پر کوئی اور ادعا کرنا ہرگز درست نہیں:۔

یہ وہ باتیں ہیں۔ جو مندرجہ بالا شہادت سے یقینی طور پر ثابت ہوتی ہیں۔ اور ان باتوں سے ہو سکتے جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھی [illegible] سکتے ہیں۔ کہ اس معاملہ میں ان کے [illegible] کیا قدر و قیمت ہے۔ وما توفیقی الا باللہ:۔

مسیحی معجزات کی حقیقت

ازروئے انجیل

عیسائی حضرات، حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی الوہیت کے ثبوت میں بعض معجزات ان کی طرف منسوب کیا کرتے ہیں۔ "الفضل" کی کسی گزشتہ اشاعت میں ان معجزات کی حقیقت بتائی گئی تھی۔ اب یہ دکھایا جاتا ہے۔ کہ کس طرح ان نشانات کی جو مسیح علیہ السلام کی الوہیت کے اثبات کے لئے پیش کئے جاتے ہیں۔ ازروئے اناجیل تردید ثابت ہوتی ہے۔ اگر اناجیل سے کوڑھیوں اندھوں۔ لولوں وغیرہ کے اچھے ہونے کے معجزات ثابت بھی ہو جائیں۔ تو بھی ان سے حضرت مسیح علیہ السلام کی الوہیت ثابت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس قسم کی باتیں اناجیل میں اور طریقوں سے پوری ہونے کا بھی ثبوت ملتا ہے۔ چنانچہ یوحنا کی انجیل کے پانچویں باب کی دوسری آیت میں لکھا ہے۔ یروشلم میں باب الضان کے پاس ایک حوض ہے۔ جو عبرانی میں بیت حسدا کہلاتا ہے۔ اس کے پانچ اُسارے ہیں۔ ان میں ناتوانوں اور اندھوں اور لنگڑوں اور پژمردوں کی ایک بڑی بھیڑ پڑی تھی۔ جو پانی کے ہلنے کی منتظر تھی۔ کیونکہ ایک فرشتہ بعض وقت اس حوض میں اتر کر پانی کو ہلاتا تھا۔ اور پانی ہلنے کے بعد جو کوئی کہ پہلے اس میں اترتا کیسی ہی بیماری میں کیوں نہ ہو۔ اس سے چنگا ہو جاتا تھا۔ اور وہاں ایک شخص تھا جو اٹھتیس برس سے بیمار تھا۔ یسوع نے جب اسے پڑے ہوئے دیکھا اور جانا کہ وہ بڑی مدت سے اس حالت میں ہے۔ تو اس سے کہا۔ کہ کیا تو چاہتا ہے کہ چنگا ہو جائے۔ بیمار نے اسے جواب دیا۔ کہ اے خداوند میرے پاس آدمی نہیں۔ کہ جب پانی ہلے تو مجھے اس میں ڈال دے۔ اور جب تک میں آپ سے آؤں۔ دوسرا مجھ سے پہلے اتر پڑتا ہے ۔

اب ہر وہ شخص جو حضرت عیسیٰ کے ساتھ کسی قسم کی عقیدت نہیں رکھتا۔ جب انجیل یوحنا کا یہ حوالہ پڑھے گا۔ اور ایسے حوض کے وجود پر اطلاع پائیگا کہ جو حضرت عیسےٰ کے ملک میں قدیم سے چلا آتا تھا۔ اور جس میں قدیم سے یہ خاصیت تھی۔ کہ اس میں ایک ہی غوطہ لگانا ہر ایک قسم کی بیماری کو گو وہ کیسی ہی سخت کیوں نہ ہو دور کر دیتا تھا۔ تو خواہ نخواہ اس کے دل میں ایک قوی خیال پیدا ہوگا۔ کہ اگر حضرت مسیح نے کچھ خوارق عجیبہ دکھلائے ہیں۔ تو بلاشبہ ان کا یہی موجب ہوگا۔ کہ حضرت مسیح اسی پانی کے حوض میں کچھ تصرف کرکے ایسے تصرف دکھلاتے ہونگے کیونکہ اس قسم کے اقتباس کی ہمیشہ دنیا میں بہت سی نظیریں پائی گئی ہیں۔

پس اگر یسوع مسیح کے ہاتھ سے بعض اندھوں اور لنگڑوں وغیرہ کو شفا حاصل ہوئی تو یہ اسی حوض کی وجہ سے ہوگا۔ اور جبکہ یہ امر ثابت ہے۔ کہ یسوع مسیح اس حوض پر اکثر جایا کرتے تھے۔ تو اس بات کو اور بھی تقویت حاصل ہو جاتی ہے۔ جو کہ مسیحی معجزات کی رونق کو بالکل کافور کر دیتی ہے۔

اس بارے میں یہ ذکر کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اور آپ کی حقانیت پر عیسائیوں کے بے جا اعتراضات کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب الزامی طور پر اناجیل سے مسیحی معجزات کی قلعی کھولتے ہوئے براہین احمدیہ اور ازالہ اوہام وغیرہ تصنیفات میں اس حوض کا قصہ بیان فرمایا۔ تو عیسائیوں نے اس کا کوئی جواب نہ پاکر ۱۹۰۸ء کے بعد کے نسخوں میں یوحنا باب ۵ کی چوتھی آئت جس میں حوض کا ذکر ہے سرے سے نکال دی۔ پس اگر اناجیل میں مسیح ناصری کے اس قسم کے معجزات کا ذکر ہے تو ساتھ ہی ایسی باتیں بھی موجود ہیں۔ جو ان معجزات کی حقیقت واضح کر رہی ہیں۔

حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق اناجیل میں جس رنگ کے معجزات کا ذکر ہے۔ ہم اگر ان کا انکار کرتے ہیں۔ اور خود اناجیل سے ان کی حقیقت پیش کرتے ہیں۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ ہم حضرت مسیح علیہ السلام کو صاحب معجزات نہیں یقین کرتے بیشک خدا تعالےٰ نے ان کو معجزات دیئے۔ مگر اسی قسم کے جو انبیاء کو دیئے جاتے ہیں۔ نہ وہ جن سے عیسائی صاحبان ان کے ابن اللہ ہونے کا استدلال کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی تحریر فرماتے ہیں۔

"واضح رہے کہ ایسے لوگوں کی اپنی نظر اور فہم کی غلطی ہے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صاحب معجزات ہونے سے انکار نہیں۔ بیشک ان سے بھی بعض معجزات ظہور میں آئے ہیں۔ اور گو انجیل کے دیکھنے سے ان کے معجزات پر بہت کچھ دھبہ لگتا ہے جیسا کہ تالاب کے قصہ اور خود ان کے بار بار انکار سے کہ میں صاحب معجزات نہیں۔ مگر ہمیں انجیل سے کیا کام۔ قرآن کریم سے بہرحال ثابت ہوتا ہے۔ کہ بعض نشان انکو دیئے گئے تھے۔" (شہادۃ القرآن حاشیہ باریخم ص ۴۰)

دعا اور محنتانہ

دس سال کا ذکر ہے کہ میں نے ایک صاحب کی خدمت میں جو کہ قادیان میں رہتے ہیں ایک عریضہ لکھا کہ میرے فلاں کام کے واسطے دعا فرمائیں۔ اس کے جواب میں انہوں نے مجھے لکھا۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کی دعائیں ضرور قبول کرتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے فلاں فلاں اشخاص کے واسطے دعائیں کیں تو وہ قبول ہوئیں۔ وہ میرے واسطے اس شرط پر دعا کریں گے۔ اگر میں اتنی رقم پیشگی اور اتنی رقم کام ہو جانے کے بعد بھیجنا منظور کر دوں۔ جب ان کا یہ خط مجھے ملا تو مجھے بے حد تعجب اور افسوس ہوا کہ وہ دعا کے واسطے محنتانہ طلب فرماتے ہیں۔ گو مجھے اتنی علمیت تو نہیں کہ میں کہہ سکوں شریعت میں اس کے متعلق کیا حکم ہے۔ میں ان کی مطلوبہ رقم بآسانی ادا کر سکتا تھا۔ مگر میری ضمیر نے مجھے اجازت نہ دی۔ اور میں ان کی طرف سے ڈھلمل یقین ہو گیا۔ اور میں نے ان کو کوئی جواب نہ دیا۔ لیکن میرے دل میں خیال پیدا ہوا۔ کہ جب اللہ تعالےٰ ہر ایک کی یہاں تک کہ گنہگاروں کی بھی سنتا ہے۔ لیکن سنتا اسی صورت میں ہے۔ جبکہ کوئی سوز و گداز سے اس کے حضور گڑگڑائے۔ اور سوز و گداز سے وہی شخص گڑگڑا سکتا ہے۔ جس کے دل کو لگی ہو۔ گو تو گنہگار ہے۔ لیکن تمہارے دل کو تو لگی ہوئی ہے۔ تو خود ہی اس کے حضور گڑگڑا۔ چنانچہ اس پختہ یقین کے ساتھ میں نے دل ہی دل میں ہر وقت اس کے حضور دعا مانگنی شروع کی۔ ہوتے ہوتے کچھ عرصہ کے بعد اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے میری مراد بر آئی۔ ان صاحب کا خط میں نے سوائے اپنے ایک دو خاص دوستوں کے اور کسی پر ظاہر بھی نہ کیا۔ میرے وہ دوست بھی اس خط کو پڑھ کر میری طرح حیران رہ گئے۔ اور مجھے کوئی جواب نہ دیا۔ لیکن آج جبکہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کا مضمون "دعا اور محنتانہ" میں الفضل مورخہ ۱۸ اپریل میں پڑھ رہا تھا۔ مجھے اپنا قصہ نہ صرف یاد آ گیا۔ بلکہ میں بوثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں۔ کہ اس مضمون میں حضرت میر صاحب نے گویا وہی درج فرمایا ہے۔ جو میرے ساتھ بیتی۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نے یہ مضمون لکھ کر جماعت احمدیہ کے ان افراد پر جو دعا کرنے والے اور کرانے والے ہیں بڑا بھاری احسان کیا ہے۔ دعا کرنے والے اصحاب بمنزلہ ایک روحانی ڈاکٹر کے ہیں۔ اور ایک روحانی ڈاکٹر کا دعا کے واسطے محنتانہ طلب کرنا بلکہ ٹھیکہ کرنا بڑا معیوب معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے دعا کرانے والوں کی بجائے دعا کرنے والے اصحاب کو حضرت میر صاحب کے اس مضمون سے سبق لے کر آج سے ہی عہد کر لینا چاہیئے۔ کہ ان کی مالی حالت خواہ کیسی ہی تنگ ہو۔ دعا کے واسطے ایک پائی بھی کسی سے طلب کرنا وہ نامناسب خیال فرمائیں گے۔ اور اپنی دعاؤں کا فیض خاص و عام کے لئے

چند سوالات اور ان کے جواب

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مجھے مارچ میں ایک ہفتہ کے لئے کرنال بھیجا گیا وہاں انفرادی تبلیغ ہوئی۔ ابتدائی ایام میں لوگ بکثرت آتے تھے۔ پھر علماء نے پبلک میں لوگوں کو ہمارے پاس آنے سے منع کر دیا جس پر خاکسار نے وہاں ایک ٹریکٹ بعنوان "گذارش" بصورت سوال و جواب شائع کیا۔ جسے غیر احمدی اصحاب نے بکثرت پڑھا۔ چنانچہ یکم اپریل کو جماعت احمدیہ کرنال کے جلسہ میں لوگ بکثرت آئے۔ اور ہمارے خیالات اطمینان سے سنتے رہے۔ ذیل میں وہ سوال و جواب درج کئے جاتے ہیں۔ خاکسار۔ ابوالعطاء جالندھری

اختلاف عقائد کے باوجود مدلل گفتگو سُننا

سوال:۔ اختلاف خیال و عقیدہ کی صورت میں دوسرے کی مہذب اور مدلل گفتگو نہ سُننا۔ بلکہ لوگوں کو بھی سننے سے منع کرنا کیسا ہے؟

جواب:۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے فبشر عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ اولٰئک الذین ھداھم اللہ و اولٰئک ھم اولوا الالباب (الزمر ع ۲) کہ میرے ان بندوں کو بشارت دو جو بات کو سن لیتے ہیں۔ اور پھر اچھی باتوں کی پیروی کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت دی ہے۔ اور یہی عقلمند ہیں۔ دوسری جگہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ دشمنانِ حق لوگوں کو کہا کرتے تھے لا تسمعوا لھذا القرآن والغوا فیہ لعلکم تغلبون (حٰم سجدہ ع ۴) کہ تم اس قرآن مجید کو مت سنو۔ بلکہ اس میں شور برپا کر دو تاکہ تم غالب ہو جاؤ۔

علماء کے فتویٰ کی حقیقت

سوال:۔ اگر کسی فرقہ کے خلاف دوسرے فرقہ کے علماء فتویٰ دے دیں۔ تو کیا وہ فرقہ واقعی برا ہوتا ہے۔

جواب: مولویوں کے فتوے تو ہر فرقہ کے خلاف موجود ہیں۔ شیعہ سنیوں کو۔ اور سنی شیعوں کو برا کہتے ہیں۔ اہلحدیث حنفیوں کو اور حنفی اہلحدیثوں کو اسلام سے دور قرار دیتے ہیں۔ دیوبندی بریلویوں پر۔ اور بریلوی دیوبندیوں پر کفر کا فتوےٰ لگاتے ہیں۔ دراصل ان علماء کے فتوے سے کوئی فرقہ برا نہیں بن سکتا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ قیامت کے روز دوزخ میں جانے والے کہیں گے وما لنا لا نریٰ رجالا کنا نعدھم من الاشرار کہ ہمیں کیا ہو گیا ہے۔ کہ ہمیں دوزخ میں وہ لوگ نظر نہیں آتے جن کو ہم شریر اور برا قرار دیا کرتے تھے۔

کسی فرقے کے صحیح عقائد معلوم کرنے کا طریق

سوال:۔ کسی شخص یا فرقہ کے عقائد معلوم کرنے کا صحیح طریق کیا ہے؟

جواب:۔ خود اس شخص یا اس جماعت کے بانی سے دریافت کرنا چاہیئے۔ یہ درست نہیں۔ کہ شیعوں کے عقائد سنیوں سے۔ اور دیوبندیوں کے بریلویوں سے دریافت کئے جائیں۔ دشمنی کے باعث مخالف دوسروں کی طرف جھوٹی باتیں بھی منسوب کر دیا کرتے ہیں۔ اور یہ ظلم ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ولا یجرمنکم شنآن قوم علیٰ الا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقوی۔ کہ اے مسلمانو! کسی قوم کی مخالفت تمہیں بے انصافی پر آمادہ نہ کرے۔ تم عدل کرو کیونکہ یہی تقوےٰ کے قریب ہے

جماعت احمدیہ کے عقائد

سوال:۔ جماعت احمدیہ کے عقائد کیا ہیں؟

جواب:۔ جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں

(۱) "ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق اور حشر اجساد حق اور روز حساب حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے۔" (ایام الصلح ص ۸۶)

(۲) "نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں۔ مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں۔ مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔" (کشتی نوح ص ۱۳)

ارکان اسلام اور احمدی

سوال:۔ نماز و روزہ وغیرہ کے متعلق احمدیوں کا کیا طریق ہے؟

جواب:۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے احمدی اسلامی شریعت کے پورے پابند ہیں۔ بانی سلسلہ احمدیہ نے تحریر فرمایا ہے:

"اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو۔ آسمان پر تم اس وقت میری جماعت میں شمار کئے جاؤ گے۔ جب سچ مچ تقوے کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور خشوع سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالےٰ کو دیکھتے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے۔ اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے۔ اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو۔ اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔" (کشتی نوح ص ۱۴)

رسول کریمؐ خاتم الانبیاء ہیں

سوال:۔ کیا احمدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے ہیں؟

جواب:۔ ہاں۔ بانی سلسلہ احمدیہ لکھتے ہیں "عقیدہ کے رو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ خدا ایک اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نبی ہے۔ اور وہ خاتم الانبیاء ہے۔ اور سب سے بڑھ کر ہے۔" (کشتی نوح ص ۱۵)

سوال:۔ خاتم النبیین کے کیا معنی ہیں؟

جواب:۔ خاتم النبیین کے معنے سب نبیوں سے افضل اور ان کے سردار ہونے کے ہیں۔ خاتم النبیین وہ ہوگا۔ جو سارے نبیوں کے جملہ کمالات کا جامع ہے۔ سب نبی اگر ایک ایک پھول تھے تو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تمام پھولوں کا گلدستہ ہیں

سوال:۔ خاتم النبیین کے یہ معنے آج سے پہلے بھی کسی بزرگ نے کئے ہیں۔

جواب:۔ ہاں کئی بزرگوں نے بالصراحت یہ معنی کئے ہیں (۱) امام محمد زرقانی خاتم النبیین (بفتح التاء) کے متعلق لکھتے ہیں:۔ "معناہ احسن الانبیاء خلقاً و خُلقاً صلی اللہ علیہ وسلم جمال الانبیاء کالخاتم الذی یتجمل بہ۔" یعنے خاتم النبیین کے معنے سب نبیوں سے افضل اور احسن کے ہیں۔ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیاء کا جمال تھے۔ انگوٹھی کی مانند جو موجب زینت ہوتی ہے۔" (شرح مواہب لدنیہ جلد ۳ ص ۱۶۳)

(۲) امام رازی لکھتے ہیں:۔

"ان رسولنا صلی اللہ علیہ وسلم لما کان خاتم النبیین کان افضل الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ یعنے تحقیق ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب خاتم النبیین ہوئے تو وہ سب نبیوں سے افضل قرار پائے۔" (تفسیر کبیر جلد ۶ صفحہ ۳۱)

(۳) مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند تحریر فرماتے ہیں۔

"حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر تمام مراتب کمال اسی طرح ختم ہو گئے۔ جیسے بادشاہ پر مراتب حکومت ختم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے جیسے بادشاہ کو خاتم الحکام کہہ سکتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم الکاملین اور خاتم النبیین کہہ سکتے ہیں۔" (رسالہ حجۃ الاسلام ص ۳۴)

(باقی)

ضروری اعلان

خواجہ عبدالرحمٰن صاحب ڈار ساکن ناسنور ریاست کشمیر کے ذمہ منشی ابراہیم صاحب کی پندرہ ۱۵ روپیہ کی بقایا ڈگری کی رقم کئی سالوں سے چلی آرہی ہے۔ جو باوجود کئی وعدوں کے خواجہ صاحب نے ادا نہیں کی۔ اور اب تو جوابی رجسٹری چٹھی کا بھی جواب نہیں دیا۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر اس اعلان کی اشاعت سے پندرہ دن کے اندر خواجہ عبدالرحمٰن صاحب ڈار نے بقایا زر ڈگری ادا نہ کی۔ تو پھر تعزیر کے لئے ان کا معاملہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے حضور پیش کر دیا جائیگا۔ انچارج شعبہ تنفید (نظارت امور عامہ) قادیان

تقرر امراء کے انتخاب کی منظوری کا اعلان

امرائے جماعت احمدیہ کے انتخاب کے متعلق سابقہ اور جدید قواعد اخبارات سلسلہ عالیہ میں شائع کر دیئے گئے تھے۔ ان کی اشاعت کے بعد مندرجہ ذیل جماعتوں نے سابقہ قواعد کے ماتحت امراء کا انتخاب کر کے بغرض منظوری بھیجا ہے۔ کیونکہ جدید قواعد کا ان جماعتوں پر اطلاق نہیں ہوتا۔

ان امراء کا تقرر یکم مئی ۱۹۴۱ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۴۴ء تک تین سال کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے منظور فرمایا ہے۔ متعلقہ جماعتیں مطلع رہیں۔

۱۔ شیخ نواب الدین صاحب بمبئی

۲۔ چوہدری لکھا صاحب کریم پور ضلع جالندہر

۳۔ مولوی چراغ دین صاحب بھینی شرق پور ضلع شیخوپورہ

۴۔ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب سید والہ شرق پور ضلع شیخوپورہ

(ناظر اعلےٰ قادیان)

مرکزی لیجسلیٹو اسمبلی کے عام انتخاب کے قواعد

حکومت ہند کے احکام کے تابع مرکزی لیجسلیچر کے حلقہ ہائے انتخابات کے لئے فہرست رائے دہندگان کی تیاری کے سلسلہ میں اب پنجاب میں کارروائی کی جا رہی ہے۔ یہ کارروائی ان آئینی فرائض کی انجام دہی کی بنا پر کی جا رہی ہے۔ جو متعلقہ قواعد کی رو سے عائد کئے گئے ہیں۔ اور اسے اس بات کی علامت نہیں سمجھنا چاہئے۔ کہ مرکزی لیجسلیٹو اسمبلی کے عام انتخابات بالکل قریب ہیں۔

پنجاب میں مرکزی لیجسلیٹو اسمبلی کے حلقہ ہائے انتخاب کے لئے فہرست ہائے رائے دہندگان ۳۸-۱۹۳۷ء میں تیار کی گئی تھیں۔ قواعد انتخابات کی شرائط و احکام کے ماتحت ۲۱ مارچ ۱۹۴۱ء کو ان کے نفاذ کی میعاد ختم ہو گئی۔

(۲) ووٹروں کے نام ۲۱ اپریل ۱۹۴۱ء سے درج رجسٹر کئے جائیں گے۔ اور ۷ جون ۱۹۴۱ء کو یہ کام مکمل ہو جائے گا۔ دیہاتی رقبوں میں پٹواری اور شہری رقبوں میں محرر جو اس غرض کے لئے خاص طور پر مقرر کئے گئے ہیں۔ ناموں کو درج کریں گے

(۳) برطانوی رعایا اور ہندوستانی ریاستوں کے باشندے جو اکیس سال سے زیادہ عمر کے ہوں اور مندرجہ ذیل صفات رکھتے ہوں۔ رجسٹر میں درج کئے جانے کے اہل ہیں۔

(الف) غیر منقولہ جائداد کے مالک ہوں۔ اس میں وہ اراضی شامل نہیں۔ جس پر مالیہ زمین تشخیص کیا گیا ہو۔ لیکن جس میں ایسی عمارات شامل ہیں۔ جو زمین پر بنائی گئی ہوں اور اس جائداد کی مالیت ۱۵ ہزار روپیہ یا سالانہ کرایہ ۱۲۰۶ روپیہ سے کم نہ ہو۔

(ب) ایسی زمین کا مالک ہو جس پر مالیہ زمین ۱۰۰ روپیہ سالانہ سے کم تشخیص نہ کیا گیا ہو۔

(ج) ایسے مالیہ زمین کا معافی دار ہو جس کی مالیت ۱۰۰ روپیہ سالانہ سے کم نہ ہو

(د) جو ایسی سرکاری زمین کا ۳ سال کی میعاد کے لئے مزارعہ یا پٹہ دار ہو جس کا واجب الادا لگان ایک سو روپیہ سالانہ سے کم نہ ہو اور

(ہ) اتنی آمدنی رکھتا ہو۔ جس پر ۵ ہزار سے کم انکم ٹیکس تشخیص نہ کیا گیا ہو۔

(۴) جو اشخاص مذکورہ بالا صفات رکھتے ہوں۔ ان سے درخواست ہے کہ وہ دیکھ لیں کہ ان کے نام اور جملہ ضروری امور ابتدائی رجسٹروں میں باقاعدہ اور درست طور پر قلمبند کئے گئے ہیں۔ اس سے نہ صرف ان اشخاص کے نام جو ووٹ کے حقدار ہیں۔ شامل کئے جانے میں مدد ملے گی۔ بلکہ انہیں فہرست ہائے انتخابات کی نظر ثانی کے وقت دعوے پیش کرنے کی ضرورت لاحق نہ ہوگی۔ اور وہ بہت سی تکلیف سے بچ جائیں گے۔

(۵) زمینداروں کے حلقہ و نیابت کی فہرست ہائے رائے دہندگان کی تیاری بھی ساتھ ہی شروع ہوگی۔ اس حلقہ نیابت کے رائے دہندہ کے لئے خاص قابلیتیں کم سے کم ۲۱ سال کی عمر سے قطع نظر یہ ہیں۔ کہ وہ پنجاب میں سکونت رکھتا ہو اور

(الف) پنجاب میں ایسی زمین کا مالک ہو۔ جس پر مالیہ زمین ایک ہزار روپیہ سالانہ سے کم تشخیص نہ کیا گیا ہو۔ یا

(ب) وہ پنجاب میں مالیہ زمین کی تفویض کی صورت میں ایسی جاگیر رکھتا ہو جس کی مالیت ایک ہزار روپیہ سالانہ سے کم نہ ہو۔

(۶) چونکہ یہ امر اغلب ہے کہ بہت سے ایسے مالکان اراضی ہونگے جو ایک سے زیادہ تحصیلوں اور ضلعوں میں ایک ہزار روپیہ یا اس سے زیادہ معاملہ زمین ادا کرتے ہیں۔ لہذا ایک درست فہرست رائے دہندگان کی ترتیب ان اشخاص کی امداد کے بغیر قریباً ناممکن ہے۔ جو رائے دہندگی کی اہلیت رکھتے ہوں۔ لہذا اہلیت رکھنے والے جملہ اشخاص سے درخواست ہے۔ کہ وہ براہ مہربانی اس ضلع کے ڈپٹی کمشنر کو جس میں وہ اپنا نام درج رجسٹر کرانا چاہتے ہیں۔ مطلع کر دیں۔ کہ وہ اپنے آپ کو اہل سمجھتے ہیں۔ اور ڈپٹی کمشنر مذکور کو وہ جملہ امور بہم پہنچا دیں۔ جن کی بنا پر انہیں اپنی اہلیت کا دعویٰ ہے۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

پنجاب کی صنعتوں کیلئے سرکاری امداد

حکومت پنجاب کی تجویز ہے کہ پنجاب میں صنعتوں کے لئے سرکاری امداد کے قانون مصدرہ ۱۹۳۵ء کے ماتحت مالی سال رواں کے دوران میں مندرجہ ذیل رقوم خرچ کی جائیں۔

(۱) قرضوں کی صورت میں دو لاکھ روپیہ۔

(۲) قسطوں کے ذریعہ مشینری کی خرید کے متعلق۔ بیس ہزار روپیہ

(۳) امدادی رقوم کی صورت میں۔ چالیس ہزار روپیہ

جو لوگ اس سرکاری امداد سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ انہیں اپنی درخواستیں ۱۵ مئی ۱۹۴۱ء تک مقررہ فارم پر ڈائرکٹر محکمہ صنعت و حرفت پنجاب لاہور کی خدمت میں بھیج دینی چاہئیں۔

متعلقہ قواعد اور درخواست کے فارم ڈائرکٹر محکمہ صنعت و حرفت پنجاب لاہور کے دفتر یا سپرنٹنڈنٹ صاحبان محکمہ صنعت و حرفت لاہور۔ امرتسر سیالکوٹ ملتان اور لدھیانہ سے مفت دستیاب ہو سکتے ہیں۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

ضرورت

ایک احمدیہ سکول میں ایک نارمل پاس ٹرینڈ اور تجربہ کار استاد کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنی اپنی درخواستیں مقامی پریذیڈنٹ یا امیر کی تصدیق سے دفتر امور خارجہ میں جلد بھیج دیں۔ تنخواہ کم سے کم دس اور زیادہ سے زیادہ پندرہ یا سولہ روپیہ ماہوار ہوگی۔ (ناظر امور خارجہ سلسلہ احمدیہ قادیان)

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کریں۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۵۸۲۴:- منکہ حکیم محمد علی ولد حسین بخش قوم شیخ پیشہ طبابت عمر ۶۸ سال تاریخ بیعت سال ۱۹۰۱ء ساکن لاہور کوچہ گا ہندیاں شاہ عالمی دروازہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ ماہ امان ۱۳۲۰ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ ہمارا جدی مکان لاہور کوچہ گا ہندیاں میں تھا جب میں نے ۱۹۰۱ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کی تو میرے والد صاحب نے مجھے لاوارث کر کے نکال دیا تھا۔ اس وقت سے میں ہمیشہ الگ رہا۔ اور بہت معمولی طب پر گذارہ کرتا رہا۔ اب میری ماہوار آمدنی اوسطاً پانچ روپے ماہوار ہے۔ اس کا دسواں حصہ تا زیست صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کے خزانہ میں داخل کرتا رہونگا۔ ہاں اگر بوقت وفات بھی کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد: حکیم محمد علی بقلم خود۔ گواہ شد: محمد علی سیکرٹری [illegible] ۱۳۲۰ ہش۔ گواہ شد: شیخ نور احمد موصی نمبر ۵۵۰۰

نمبر ۵۸۲۵:- منکہ منظور احمد ولد علی محمد صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن گکھانوالی ڈاکخانہ پھلورہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ ماہ امان ۱۳۲۰ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت جائیداد کوئی نہیں ہے۔ منقولہ یا غیر منقولہ۔ اسوقت میری ماہوار آمدنی ۔ روپے ہے جس کا دسواں حصہ تا زیست اپنی ماہوار ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: منظور احمد بقلم خود۔ [illegible] گواہ شد: منظور احمد سیالکوٹی [illegible]۔ گواہ شد: سردار عبد الرحمن بی۔ اے بحروف انگریزی۔ گواہ شد: محمد احمد سیالکوٹی مولوی فاضل برادر موصی۔

نمبر ۵۸۲۶:- منکہ محمد احمد ولد علی محمد صاحب موصی ۱۳۰۵ قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن گکھانوالی (حال قادیان) ڈاکخانہ پھلورہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ ماہ امان ۱۳۲۰ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت [illegible] روپیہ ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ نیز میری یہ وصیت میری اس جائیداد پر بھی حاوی ہوگی جو میری وفات کے وقت ثابت ہو ایسی جائیداد سے اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔

العبد: محمد احمد سیالکوٹی مولوی فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ۔ گواہ شد: سید بشیر احمد کارکن دعوۃ التبلیغ۔ گواہ شد: علی احمد [illegible] برادر موصی مدرس ہائی سکول قادیان۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

ایتھنز ۱۹ اپریل - آج صبح وزیر اعظم یونان اچانک چل بسے۔ ایتھنز سے گورنر نے نئی فوجی وزارت بنالی ہے - شاہ یونان خود وزارت کی صدارت کریں گے آپ نے عوام سے تعاون کی اپیل کی ہے، یہاں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے

دہلی ۱۹ اپریل - ۱۷، ۱۸ اپریل کو برطانی فوجیں جون ۱۹۳۰ء کے برطانی عراقی معاہدہ کے مطابق عراق میں داخل ہو گئیں - اور اب ریلوے - بندرگاہوں ہوائی اڈوں اور ریلوں وغیرہ کا استعمال کریں گی - بصرہ میں پہنچنے پر عراق گورنمنٹ کے ایک نمائندہ افسر نے خیر مقدم کیا برطانی سفیر نے پہلے اس کا نوٹس دیا تھا۔

امرتسر ۱۹ اپریل - مارکیٹنگ ایکٹ پروٹسٹ ایکشن کمیٹی کا اجلاس آج سردار صاحب سنتوکھ سنگھ کی صدارت میں منعقد ہوا - جس میں فیصلہ کیا گیا - کہ منڈیوں میں اس وقت تک ڈیڈ لاک جاری رکھا جائے - جب تک یہ ایکٹ منسوخ نہیں ہوتا - سٹہ کا کاروبار بھی بند کر دینے کا فیصلہ کیا گیا - عوام کی مشکلات کے پیش نظر فیصلہ کیا گیا - کہ مختلف شہروں میں ڈپو کھول دیئے جائیں - جہاں عوام کو آٹا وغیرہ مہیا ہو سکے - صدر نے خطاب ترک کر دیا۔

واشنگٹن ۱۹ اپریل - یوگوسلاویہ کے بحری محکمہ نے ایک معاہدہ کے رو سے سوا لاکھ ٹن کے یوگوسلاوی جہاز برطانیہ کے حوالہ کر دیئے ہیں - یوگوسلاویہ کے بادشاہ اور وزراء ایتھنز پہنچ گئے ہیں - بادشاہ کے متعلق ایک خبر یہ بھی ہے کہ وہ جرمنوں کی قید میں ہے

ماسکو ۱۹ اپریل - سوویٹ سرکاری اخبار نے لکھا ہے کہ نومبر گذشتہ میں جرمنی نے روس کو بھی محوری بلاک میں شرکت کی دعوت دی تھی - جو نامنظور کر دی گئی

لنڈن ۱۹ اپریل بعض فرانسیسی نوجوان بھاگ کر پرتگال چلے گئے ہیں اور جنرل ڈیگال کی فوج میں شریک ہو رہے ہیں۔

بنکاک ۱۹ اپریل تھائی لینڈ اور ہند چینی میں کشیدگی پھر ہو گئی ہے. سیام گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے - کہ فرانسیسی فوجیں کل سیام کی سرحدوں کو پار کر آئیں - جس سے سیامی فوجوں کے ساتھ تصادم بھی ہوا

شنگھائی ۱۹ اپریل - جاپانی افواج کے اخبار نے لکھا ہے - کہ جاپان کے ساتھ معاہدہ کی وجہ سے روس نے چین کو اخلاقی امداد دینے سے انکار کر دیا ہے - چینی گورنمنٹ کو اب روس پر تکیہ نہیں کرنا چاہیئے۔

احمد آباد ۱۹ اپریل - فرقہ وار فساد کے سلسلہ میں ۵۵ اشخاص ہلاک اور تین سو زخمی ہوئے ہیں - خلاف ورزی قانون کی وجہ سے قریباً یکصد گرفتاریاں عمل میں آ چکی ہیں - گورنر بمبئی آج یہاں پہنچ گئے - اب حالات نارمل ہو گئے ہیں،

لنڈن ۱۹ اپریل - یونان کے متعلق کوئی تازہ اور مصدقہ خبر نہیں، صبح یونانی ہائی کمانڈ نے اعلان کیا تھا - کہ جرمن دستے جنوب کی طرف بڑھ رہے ہیں - مگر یہ پتہ نہیں کہ کس علاقہ سے جرمن ہائی کمانڈ نے کالاباکا پر قبضہ کا اعلان کر دیا ہے - مگر اس کی تصدیق کسی اور ذریعہ سے نہیں ہو سکی اس مورچہ کے دائیں حصہ پر انگریزی فوجوں کا قبضہ ہے - جو وہاں جمی ہوئی ہیں - اور دشمن کو کافی نقصان پہنچا رہی ہیں۔

لنڈن ۲۰ اپریل عراق میں برطانی افواج کے داخلہ پر برطانی پریس اظہار اطمینان کر رہا ہے - اور اسے ہوشیاری سے تعبیر کرتا ہے - اس کا مقصد رسد اور کمک کے رستوں کو کھلا رکھنا ہے۔ اس سے فلسطین اور ترکی عراق سے مل جائیں گے اور ہندوستان سے اس رستہ ترکی کو مال پہنچ سکے گا۔

لنڈن ۲۰ اپریل کل رات لنڈن پر پھر زور کا حملہ ہوا - بڑا نقصان ہوا - بہت سے لوگ ہلاک اور زخمی ہوئے۔ لنڈن سے باہر کی بستیوں پر بھی بم باری ہوئی - دو جرمن بمبار گرا لئے گئے۔

لنڈن ۲۰ اپریل مسٹر متسوکا ماسکو سے ٹوکیو جاتے ہوئے آج مانچوریا پہنچے اور ایک بیان میں کہا کہ یہ غلط ہے کہ روس کے ساتھ معاہدہ صرف روس کو مفید ہے - میں کوئی ایسی بات نہیں کر سکتا تھا جس سے جاپان کو نقصان ہو - یہ معاہدہ صرف دس منٹ میں طے پا گیا - اور بات چیت ایک چھوٹے سے کمرے میں ہوئی - کوئی خاص رسم ادا نہیں کی گئی۔

لنڈن ۲۰ اپریل کینیڈا ۱۹۱۸ء میں جس قدر لڑائی کا سامان تیار کرتا تھا - اس سے ستر گنا زیادہ آج کل کر رہا ہے - اس کے علاوہ وہ لاکھوں پونڈ اشیاء خوردونوش بھی دے رہا ہے

مدراس ۲۰ اپریل مسٹر جناح کو کل شام بخار ہو گیا تھا - مگر آج حالت اچھی ہے۔

لنڈن ۲۰ اپریل - برطانی طیاروں نے ہالینڈ کے کنارے کے پاس دشمن کے جہازوں پر سخت حملے کئے - ایک پانچ ہزار ٹن کا جہاز ڈوب گیا - اور ایک اور آٹھ ہزار ٹن کا نیچے جھکتا دیکھا گیا - بریسٹ کی بحری چھاؤنی پر بھی شدید بمباری کی گئی۔

لنڈن ۲۰ اپریل یونان کے محاذ پر مقدونیہ کے جنوب میں جرمن فوجیں بڑھ چکی ہیں - البانیہ میں جنگ اچھے ڈھنگ سے ہو رہی ہے - اور چونکہ جرمن فوجیں مقدونیہ کی طرف بڑھ رہی ہیں - اس لئے یونانی فوجیں البانیہ سے کامیابی کے ساتھ ہٹ رہی ہیں۔ اور دشمن ان کی راہ میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں کر سکا - انگریزی اور یونانی فوجیں اپنے نئے مورچوں کی طرف لوٹ آئی ہیں۔

لنڈن ۲۰ اپریل مسٹر متسوکا وزیر خارجہ جاپان نے ایک بیان میں کہا ہے کہ میرا برلن و روم کا دورہ بہت کامیاب رہا ہے۔

بنکاک ۲۰ اپریل فرانسیسی فوجوں نے سیام میں ٹیلیگراف کے تار کاٹ دیئے ہیں - اس لئے دونوں ملکوں میں سلسلہ پیغام رسانی بند ہے

رنگون ۲۰ اپریل چین کے برطانی سفیر سنگاپور میں برطانی کمانڈر انچیف اور امیر البحر سے اہم معاملات پر تبادلہ خیالات کے بعد چنگ کنگ جاتے ہوئے آج یہاں پہنچے۔

بمبئی ۲۰ اپریل مسٹر والچند ہیراچند نے ایک بیان میں کہا ہے کہ چونکہ سامان جنگ کی تیاری کے لئے امریکہ اب موٹر سازی میں بیس فی صدی تخفیف کر دے گا - اس لئے اب حکومت کو چاہیئے کہ ہندوستان میں اس صنعت کی حوصلہ افزائی کرے۔

علی گڑھ ۲۰ اپریل سر ضیاء الدین احمد آج مسلم یونیورسٹی کے وائس چانسلر منتخب کئے گئے - یہ انتخاب یونیورسٹی کورٹ کے سالانہ جلسہ میں ہوا۔

مدراس ۲۰ اپریل اگلے مہینہ کو مباکونم میں جنوبی ہند کے وہ مسلمان جو تحریک پاکستان کے خلاف ہیں - ایک اینٹی پاکستان کانفرنس منعقد کر رہے ہیں - جس کی صدارت سید عبد اللہ بریلوی کریں گے۔

شملہ ۲۰ اپریل ایسٹرن گروپ سپلائی کانفرنس کے جنوبی افریقہ اور نیوزی لینڈ کے نمائندے یہاں پہنچ چکے ہیں۔

استنبول ۱۹ اپریل چونکہ جرمن سفیر مامور انقرہ کو برلین طلب کیا گیا ہے یہ افواہیں پھیل رہی ہیں - کہ جرمنی ترکی کو معاہدہ عدم تجاوز کی پیشکش کرے گا

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر غلام نبی